۱۲/ نومبر ۱۹۰۹ء

خطبہ جمعہ

حضرت امیرالمومنین نے آیت قرآنی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ (الحجرات:۱۲) کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جب بعض آدمیوں کو آرام ملتا ہے، فکر معاش سے گونہ بے فکری حاصل ہوتی ہے تو وہ نکمے بیٹھنے لگتے ہیں۔ اب اور کوئی مشغلہ ہے نہیں۔ تمسخر کی خو ڈال لیتے ہیں۔ یہ تمسخر کبھی زبان سے ہوتا ہے، کبھی اعضاء سے، کبھی تعریف سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس تمسخر کا نتیجہ بہت برا ہے۔ وحدت باطل ہو جاتی ہے۔ پھر وحدت جس قوم میں نہ ہو وہ بجائے ترقی کے ہلاک ہو جاتی ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت کو مار رہے تھے یہاں تک کہ اسے کہا جاتا کہ زَنَیْتِ سَرَقْتِ (بخاری کتاب الانبیاء۔ مسلم کتاب الحدود) تو نے زنا کیا، تو نے چوری کی۔ ایک سننے والی پر اس کا اثر ہوا اور اس نے دعا کی کہ الٰہی! میری اولاد ہی نہ ہو۔ گود میں لڑکا بول اٹھا کہ الٰہی! مجھے ایسا ہی بنائیو کیونکہ اس عورت پر بدظنی کی جا رہی ہے۔ یہ واقعہ میں بہت اچھی ہے۔ اسی طرح ایک اور کا ذکر ہے کہ ماں نے دعا

کی الٰہی! میرا بچہ ایسا ہی ہو۔ مگر بچہ نے کہا۔ الٰہی! میں ایسا نہ بنوں۔
غرض کسی کو کسی کے حالات کی کیا خبر ہو سکتی ہے۔ ہر ایک معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ممکن ہے کہ ایک شخص ایسا نہ ہو جیسا اسے سمجھا جاتا ہے۔ لوگوں کی نگاہ میں حقیر ہو مگر خدا کے نزدیک مقرب ہو۔ مگر اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ (بخاری کتاب القدر) کے مطابق ممکن ہے جس سے تمسخر کیا جاتا ہے اس کا انجام اچھا ہو۔
وَلَانِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ آیت میں آیا ہے۔ یہاں عورتیں بیٹھی ہوئی نہیں مگر آدمی کا نفس بھی مونث ہے۔ ہر ایک اس کو مراد رکھ سکتا ہے۔ دوم' اپنے اپنے گھروں میں جا کر یہ بات پہنچا دو کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی تحقیر نہ کرے اور اس سے ٹھٹھا نہ کرے۔ تم ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نام نہ رکھو۔ تم کسی کا برا نام رکھو گے تو تمہارا نام اس سے پہلے فاسق ہو چکا۔ مومن ہونے کے بعد فاسق نام رکھنا بہت ہی بری بات ہے۔
یہ تمسخر کہاں سے پیدا ہوتا ہے؟ بدظنی سے۔ اس لئے فرماتا ہے اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ (الحجرات:۱۳) بدگمانیوں سے بچو۔ حدیث میں بھی آیا ہے اِيَّاكُمْ وَ الظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ (بخاری کتاب الوصایا)۔ اس بدظنی سے بڑا بڑا نقصان پہنچتا ہے۔
میں نے ایک کتاب منگوائی۔ وہ بہت بے نظیر تھی۔ میں نے مجلس میں اس کی اکثر تعریف کی۔ کچھ دنوں بعد وہ کتاب گم ہو گئی۔ مجھے کسی خاص پر تو خیال نہ آیا مگر یہ خیال ضرور آیا کہ کسی نے اٹھالی ہے۔ پھر جب کچھ عرصہ نہ ملی تو یقین ہو گیا کہ کسی نے چرالی۔ ایک دن جب میں نے اپنے مکان سے الماریاں اٹھوائیں تو کیا دیکھتا ہوں الماری کے پیچھے بیچوں بیچ کتاب پڑی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ کتاب میں نے رکھی ہے اور وہ پیچھے جا پڑی۔ اس وقت مجھ پر دو معرفت کے نکتے کھلے۔ ایک تو مجھے ملامت ہوئی کہ میں نے دوسرے پر بدگمانی کیوں کی؟ دوم' میں نے صدمہ کیوں اٹھایا؟ خدا کی کتاب اس سے بھی زیادہ عزیز اور عمدہ میرے پاس موجود تھی۔
اسی طرح میرا ایک بستر تھا جس کی کوئی آٹھ تہیں ہوں گی۔ ایک نہایت عمدہ ٹوپی مجھے کسی نے بھیجی جس پر طلائی کام ہوا تھا۔ ایک عورت اجنبی ہمارے گھر میں تھی۔ اسے اس کام کا بہت شوق تھا۔ اس نے اس کے دیکھنے میں بہت دلچسپی لی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹوپی گم ہو گئی۔ مجھے اس کے گم ہونے کا کوئی صدمہ تو نہ ہوا کیونکہ نہ میرے سر پر پوری آتی تھی' نہ میرے بچوں کے سر پر۔ مگر میرے نفس نے اس طرف توجہ کی کہ اس عورت کو پسند آ گئی ہو گی۔ مدت گزر گئی۔ اس عورت کے چلے جانے کے بعد جب بستر کو

جھاڑنے کے لئے کھولا گیا تو اس کی ایک تہ میں سے نکل آئی۔ دیکھو بد ظن کیسا خطرناک ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو سکھاتا ہے جیسا کہ اس نے محض اپنے فضل سے میری رہنمائی کی۔ اور لوگوں سے بھی ایسے معاملات ہوتے ہوں گے مگر تم نصیحت نہیں پکڑتے۔

اس بد ظنی کی جڑ ہے "کرید" خواہ مخواہ کسی کے حالات کی جستجو اور تاڑ بازی۔ اس لئے فرماتا ہے وَلَا تَجَسَّسُوْا (الحجرات:۱۳) اور پھر اس تجسس سے غیبت کا مرض پیدا ہوتا ہے۔

ان آیات میں تم کو یہ بھی سمجھایا گیا ہے کہ گناہ شروع میں بہت چھوٹا ہوتا ہے مگر آخر میں بہت بڑا ہو جاتا ہے۔ جیسے بڑ کا بیج دیکھنے میں کتنا چھوٹا ہے لیکن پھر بعض بڑیں ایک ایک میل تک چلی گئی ہیں۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہو اور بدی کو اس کی ابتداء میں چھوڑ دو۔

(بدر جلد۹ نمبر۳---۱۸؍ نومبر۱۹۰۹ء صفحہ ۱)

☆-☆-☆-☆